AL-MISBAH
RESEARCH JOURNAL
المصباح ریسرچ جرنل
ISSN (Online): 2790-8828. ISSN (Print): 2790-881X.
Volume VI, Issue I
Homepage: https://reinci.com/ojs3308/index.php/almisbah/index
Category Y
Link:https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089437#journal_result

Article: اسلام کے نظام طہارت میں تیسیر: احادیث مبارکہ کی روشنی میں

Authors & Affiliations:
[1] **Kaneez Fatima Yousuf**
Phd Scholar Lahore College For Women University, Lahore.
[2] **Ruqyya**
Lecturer, Government College (W) Daska, Sialkot.

Email Add:
[1] kaneezfatima932@gmail.com
[2] Ruqyya09@gmail.com

ORCID ID:
[1] https://orcid.org/0000-0002-5199-926X
[2] https://orcid.org/0009-0002-9036-3122

Published: 2024-03-11

Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.10998217

Citation: Kaneez Fatima Yousuf, and Ruqyya. 2024. " اسلام کے نظام طہارت میں تیسیر :احادیث مبارکہ کی روشنی میں: EASINESS IN ISLAM'S SYSTEM OF PURIFICATION: IN THE LIGHT OF THE AHADITH". AL MISBAH RESEARCH JOURNAL 4 (01):77-88. https://reinci.com/ojs3308/index.php/almisbah/article/view/250.

Copyright's info: Copyright (c) 2023 AL MISBAH RESEARCH JOURNAL

CC BY

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Published By: Research Institute of Culture and Ideology, Islamabad.

Indexation's
ASIAN Research Index
INTERNATIONAL Scientific Indexing
EuroPub
Academic Resource Index ResearchBib
BASE
DRJI
OCLC WorldCat
SOCIETY FOR INDEXING AND IMPACT FACTOR SERVICE ROOTINDEXING
Google Scholar
REINCI

اسلام کے نظام طہارت میں تیسیر: احادیث مبارکہ کی روشنی میں

EASINESS IN ISLAM'S SYSTEM OF PURIFICATION: IN THE LIGHT OF THE AHADITH

*Kaneez Fatima Yousuf
**Ruqyya

ABSTRACT

Islam has provided its adherents with several directives for guidance, but it has also provided different means of carrying out these directives. Islam has commanded Muslims to follow the simplest path in both religious and worldly matters and has made the implementation of religious commandments subject to their power and capacity. It also forbids working in a restricted and rigorous manner. Many compromises have been made, particularly in the area of achieving purity, as every Muslim must achieve purity for their five daily prayers. To ensure that Muslims do not experience hardship or inconvenience when adhering to religious orders, numerous accommodations and exemptions have been granted in matters of purity throughout the Quran and Hadith, where it is mandated to attain and maintain purity. Being friendly and easy going with the people was something the Holy Prophet (p.b.u.h) himself enjoyed doing, and he also taught his companions to do the same. The identical Shariah rights that Islam has granted its adherents have been examined in this essay.

Keyword: Ritual purity, Islam, purification, Hadith, cleansing

ابتدائیہ

دین اسلام نے اپنے پیروکاروں کو ہدایت و رہنمائی کے لیے جہاں بہت سے احکامات دیئے ہیں وہیں ان حکموں پر عمل کرنے کے معاملے میں بہت سی سہولیات بھی دیں ہیں۔ اسلام نے دینی احکامات پر عمل کرنے کو مسلمانوں کی طاقت اور استطاعت سے مشروط کیا ہے اور دینی و دنیوی امور میں آسان ترین انداز اپنانے کی ہدایت دی ہے جب کہ سختی اور تنگی سے کام لینے سے منع کیا گیا ہے بالخصوص پاکیزگی حاصل کرنے کے عمل میں اس حوالے سے بہت زیادہ رعایتیں دی گئی ہیں کیونکہ ہر مسلمان کو دن میں پانچ مرتبہ نماز کے لیے پاکیزگی حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی لیے قرآن وحدیث میں جہاں پاکیزگی کے حصول اور پاک رہنے کا حکم دیا گیا ہے وہیں پر پاکیزگی کے معاملات میں بہت سی سہولیات اور رخصت بھی عطا کی گئی ہیں تا کہ دینی احکامات پر عمل کرنے سے مسلمانوں کو تنگی اور تکلیف نہ ہو۔ نبی ﷺ نے خود لوگوں کے لیے آسانی کو پسند

* Phd Scholar Lahore College For Women University, Lahore.
** Lecturer, Government College (W) Daska, Sialkot.

فرمایا اور اپنے صحابہ کو بھی ہدایت دی کہ وہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور آسانی کا معاملہ اختیار کریں۔اس پیپر میں انہی دینی شرعی سہولیات کا جائزہ لیا گیا ہے جو دین اسلام نے اپنے پیروکاروں کو عطا کی ہیں۔

تیسیر کے لغوی معنی

لفظ تیسیر کا مادہ اصلی "ی۔س۔ر" ہے اور اس کا مصدر "یسر" ہے جس کے معنی عربی زبان میں آسانی کے ہیں۔المعجم الوسیط کے مطابق تیسیر کی ضد تنگی ہے اور اس کے دیگر معنی نرمی، سہولت اور سختی میں تخفیف کے ہیں۔[1] علامہ بدر الدین عینی نے اس لفظ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تیسیر لفظ کا تعلق باب تفعیل سے ہے اور "الیسر علی الموسر" میں تیسیر سے مراد یہ ہے کہ میں نے اس شخص سے نرمی کا برتاؤ کیا اور اس کے ساتھ میں نے سہولت اور آسانی کا معاملہ کیا۔ شیخ محمد طاہر بن محمد التونسی نے تیسیر کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"والتيسير:جعل العمل يسيرا علي عامله ومفعول فعل التيسير و الشيء الذي يجعل يسيرا، اي غير صعب و يذكر مع المفعول الشيء المجعول الفعل يسيرا لاجله مجرورا باللام كقوله تعالي: ويسرلي امري(طه:٢٦)"[2]

"تیسیر کام کرنے والے پر کام کو آسان بنانا اور اس کے لیے کام کو آسان کیا جائے اور وہ چیز کہ جس کو آسانی کے لیے بنایا گیا ہو یعنی بغیر مشقت کے کام کو کرنا اور اس کو کام کیے جانے کے ساتھ اس چیز کا ذکر کیا جاتا ہے جس سے کام کو آسان بنایا جائے۔اس وجہ سے لام کے ساتھ جر دی جاتی ہے جیسے اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ "ویسر لی امری"

ایک اور لغت عرب کے مطابق تیسیر کے معنی بہت زیادہ آسان کرنے کے ہیں اور تیسیر کی ضد "تعسیر" ہے۔[3] تاج العروس کے مصنف نے یسر کے معنی مطیع اور نرم کے بیان کیے ہیں اور جب یہ لفظ باب مفاعلہ سے مشتق ہو تو اس کے معنی باہمی طور پر نرم ہونے کے ہوتے ہیں۔[4]

تیسیر کے اصلاحی معنی

شریعت کی اصلاح میں تیسیر سے مراد دین اسلام کے وہ احکامات ہیں جن میں اللہ تعالی نے اہل ایمان کے لیے آسانی، سہولت اور رخصت رکھی ہے اور ایمان والوں کو ان احکامات کا مکلف ہی نہیں بنایا جو ان کے لیے باعث مشقت اور ناقابل تحمل ہوں۔امام طبری نے قرآن پاک کی آیت "يُرِيْدُاللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَوَلَايُرِيْدُبِكُمُ الْعُسْرَ"[5] کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ اے ایمان والوں! اللہ تعالی نے تمہارے لیے جو شریعت اتاری ہے اس میں سہولت اور تخفیف کی گنجائش موجود ہے کیونکہ اللہ تعالی نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے ساتھ سختی اور مشقت والا معاملہ کرے۔[6]

امام راغب اصفہانیؒ نے لفظ تیسیر کی اصطلاحی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دنیوی و اخروی امور الہیہ میں آسانی و تخفیف ان امور میں سے ہے جن کو نفس انسانی بھاری اور مشکل سمجھتا ہے جب کہ آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کا معاملہ یہ ہے کہ وہ اس دنیا میں مشقت اور فرمانبرداری کے اعمال کرکے اور نفس انسانی کی مسلسل مخالفت کرنے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ دوسری طرف دنیا کا معاملہ یہ ہے کہ اس میں انسان کو علم کا حصول، صبر اور پاکدامنی اختیار کرنے کے لیے آسانی و تخفیف دی گئی ہے جس کے ساتھ انسان رب کی خوشنودی حاصل کرتا ہے۔[7] تیسیر کی ایک اصطلاحی تعریف یوں بھی کی گئی ہے کہ

"بان الله لا يريد اعنات الناس باحكامه و انما يريداليسربهم و خيرهم ومنفعتهم،وهذا اصل في الدين يرجع اليه غيره،ومنه اخذواقاعدة(المشقة تجلب التيسير)"[8]

"اللہ تعالیٰ اپنے احکام میں لوگوں کو تنگی میں مبتلا کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ ان کے لیے بھلائی اور منفعت کے پیش نظر آسانی کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ دین کا ایک بنیادی اصول ہے اور باقی احکام بھی اسی طرف لوٹتے ہیں۔ فقہاء نے قاعدہ فقہیہ ''المشقة تجلب التيسير'' اسی آیت سے اخذ کیا ہے۔"

زمانہ قدیم میں لوگ یہ سمجھتے تھے کہ انسان جس قدر خود کو تکلیف میں مبتلا کرتا ہے، اسی قدر وہ رب کی خوشنودی حاصل کرتا ہے۔ اسی فکر سے یونان کے فلسفیوں میں اشراقیت، مسیحیوں میں رہبانیت، اور ہندوؤں میں جوگ کی روایت نے جنم لیا۔ ان روایات کے پیروکار ساری زندگی گوشت نہ کھانے کا عہد کرتے تو کبھی ہفتہ کے بعد تھوڑی سی غذا لیتے، کچھ لوگ طویل مدت تک خود کو کھڑا رکھتے اور لیٹنے اور سونے سے مجتنب رہتے۔ کوئی ساری زندگی شادی نہیں کرتا تو کوئی جنگلوں غاروں اور تاریک تہہ خانوں میں خدا کے نور کی تلاش میں سرگرداں رہتا مگر نبی اکرم ﷺ نے دنیا پر یہ آشکار کیا کہ یہ سب امور عبادت سے تعلق نہیں رکھتے اور نہ ہی ان سے اللہ کی خوشنودی ملتی ہے بلکہ خدا کا دین تو اس قدر ہی ہے جتنی بندے میں ہمت و استطاعت موجود ہے۔[9]

نظام طہارت میں تیسیر کی دلیل

اسلام کا سب سے بڑا اور اہم ترین رکن "نماز" ہے اور نماز کی ادائیگی کے لیے وضو کرنا شرط ہے۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب انسان کسی سبب سے حالت سفر میں ہو اور اس کے پاس پانی ختم ہو جائے یا پانی کی قلت وعدم موجودگی جیسے مسئلے کا سامنا کرنا پڑے یا پھر انسان کو ایسی بیماری لاحق ہو جائے جس میں پانی کا استعمال مرض میں اضافے کا سبب بنے تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو رخصت اور آسانی دی ہے تاکہ شریعت کے احکامات کے سبب سے بندے مشکلات میں مبتلا نہ ہوں۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ

"وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ"[10]

"اور اگر تم بیمار ہو یا تم میں سے کوئی سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے رفع حاجت سے لوٹے یا تم نے اپنی عورتوں سے ملاقات کی ہو اور پھر تمہیں پانی دستیاب نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو اور اسے اپنے مونہوں اور ہاتھوں پر مل لو۔ اللہ تم پر تنگی نہیں کرنا چاہتا۔"

قرآن پاک کی طرح حدیث مبارکہ میں بھی تیسیر کو دین اسلام کی خاصیت کے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اسلام واحد وہ دین ہے جس میں لوگوں کو سہولت اور آسانی دی گئی ہے اور اس دین میں کوئی مشقت اور تنگی کی گنجائش باقی نہیں ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہؓ کی روایت کا مفہوم ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ یہودیوں کو اب جان لینا چاہیے کہ وسعت تو ہمارے دین میں ہی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ میں حنیف اور سہولت و آسانی والے دین کے ساتھ اس دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔[۱۱]

قرآن پاک نے یہودیت و عیسائیت کو دین حنیف سے متضاد قرار دیا ہے اور اس مذمت کی وجہ یہود و نصاری کا اپنی کتب میں تحریف کرنا، اللہ تعالی کی آیتوں کو بیچنا تھا جس کی وجہ سے ان پر اللہ تعالی کا غضب نازل ہو گیا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالی نے ان لوگوں کی مذمت کی اور ان کے مذہب کو دین حنیف سے یکسر مختلف قرار دیا۔[۱۲] نبی اکرم ﷺ کے ارشاد پاک کا مفہوم ہے کہ دین اسلام بہت آسان ہے اور جو شخص بھی دین کے معاملات میں کچھ سختی کرے گا تو یہ دین اس پر غالب آجائے گا لہذا تم لوگوں کو چاہیے کہ میانہ روی کو اختیار کرو اور اعتدال کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دو اور لوگوں کو اس دین کی خوشخبری سناؤ۔[۱۳]

اسلام کا نظام طہارت اور تیسیر

ناپاکی اور گندگی کو شریعت کے احکامات کی روشنی میں پاک صاف کرنے کے عمل کو "طہارت" کہا جاتا ہے۔ دین اسلام میں اہل ایمان کو پاکیزگی اختیار کرنے پر جس قدر زور دیا گیا ہے، دیگر مذاہب کے پیروکاروں کو اس کا عشر عشیر بھی نصیب نہیں ہے۔ پاکیزگی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر جو اولین و ابتدائی حکم نازل ہوئے تھے ان میں ایک طہارت اور پاکی اختیار کرنے کا تھا۔[۱۴]

مسلمانوں کو طہارت و پاکیزگی کے حصول میں درپیش مشکلات و مسائل کے پیش نظر اللہ کریم نے اس حکم میں سہولت اور تیسیر کے پہلو کو بھی نمایاں رکھا ہے۔ طہارت کے امور میں بنیادی شے پانی ہے اور جب پانی موجود نہ ہو یا کسی عذر شرعی کے سبب سے پانی کا استعمال ممنوع ہو تو ایسی صورت میں اللہ تعالی نے اہل ایمان کے لیے آسانی، سہولت اور تیسیر پیدا کرتے ہوئے پانی کا قائم مقام مٹی کو بنا دیا ہے تاکہ مٹی کو پاکیزگی کے حصول کے لیے استعمال کیا جا سکے۔ اللہ تعالی نے ایسا اس لیے بھی کیا ہے کہ اللہ تعالی نہیں چاہتا کہ وہ لوگوں پر زندگی تنگ کر دے بلکہ اللہ تعالی تو یہ چاہتا ہے کہ وہ لوگوں کو پاک کرے اور اپنی نعمتیں ان پر پوری کرے۔[۱۵]

پانی کے استعمال میں تیسیر

انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ایک پانی ہے جس کے حصول کے لیے انسان بعض اوقات دور دراز علاقوں کا سفر کرنے پر بھی مجبور ہو جاتا ہے تاہم ایسا بھی ہوتا کہ دور جانے کے باوجود بھی پانی کا حصول ممکن نہیں ہو پاتا۔ بعض مرتبہ یوں بھی ہوتا ہے کہ کنویں، تالاب اور چھوٹے کھال انسانوں و جانوروں کی آبی ضروریات کی تکمیل کر رہے ہوتے ہیں چنانچہ نبی پاک ﷺ نے کنویں اور تالاب کے پانی کو استعمال کرنے کے معاملے میں سہولت اور آسانی کا حکم دے دیا تاکہ لوگ اس سے اپنی ضروریات پوری کر سکیں۔ اس ضمن میں سیدنا عبد اللہؓ بن عمرؓ کی اپنے والد سے روایت ہے کہ

"سمعت رسول الله صلي الله عليه وسلم سئل عن الماء يكون بالفلاة من الارض وماينوبه من الدواب والسباع؟ فقال رسول الله صلي الله عليه وسلم اذا بلغ الماء قلتين لم ينجسه شيء"[16]

"میں نے اللہ کے رسول کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی نے آپ سے استفسار کیا کہ پانی کھلے میدان میں ہو اور چوپائے اور درندے پانی پر آئیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب پانی دو مٹکوں جتنا ہو تو اس کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔"

حدیث مبارکہ کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب پانی کی مقدار دو مٹکوں کے بقدر ہو تو پھر اس میں نجاست مل جانے کے باوجود پانی ناپاک نہیں ہوتا ہے البتہ شرط یہ ہے کہ پانی کے تین اوصاف ذائقہ، رنگ اور بو میں سے کوئی وصف بدل نہ جائے وگرنہ پانی کو ناپاک متصور کیا جائے گا۔ پانی کے ناپاک ہونے کی صرف ایک صورت ہے کہ اس کے وصف تبدیل ہو جائیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کے مطابق دو مٹکوں کی مقدار پانی میں نجاست گر جائے تو ایسی صورت میں پانی ناپاک نہیں ہوتا ہے۔ اسی حدیث کو امام ابوداؤدؒ، ابن حبانؒ اور دیگر محدثین نے بھی اسی مفہوم کے ساتھ نقل کیا ہے کہ دو مٹکوں کے برابر پانی نجاست کو قبول نہیں کرتا بلکہ اس کو اپنی ذات سے ہٹا دیتا ہے۔[17]

غیر طاہر پانی کی پہچان میں تیسیر

بعض مرتبہ پانی استعمال کرتے وقت انسانی ذہن میں خیال آتا ہے کہ آیا اس پانی کو طہارت و پاکیزگی کے حصول کے لیے استعمال بھی کیا جاسکتا ہے یا نہیں یا پھر اس پانی سے دیگر ضروریات کو پورا کیا جاسکتا ہے؟ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس متعلق ایک آسان قاعدہ کلیہ بیان فرمایا ہے کہ اگر گندگی گر جانے کے بعد پانی کے رنگ، ذائقے اور بو میں تبدیلی واقع ہو جائے تو ایسے پانی کو استعمال نہ کیا جائے لیکن اگر گندگی گرنے کے باوجود پانی کے اوصاف میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی ہو تو ایسا پانی استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[18]

سمندری پانی کے استعمال میں تیسیر

سمندر و دریا میں ہمہ قسم کے جانور موجود ہوتے ہیں جن کے رہنے سے سمندر و دریاؤں میں غلاظت و گندگی بھی شامل ہو جاتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سمندری پانی کی خوشبو و ذائقہ دیگر عام پانیوں کی نسبت مختلف ہوتا ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ سے سمندر و دریا کے پانی کے حکم کے متعلق استفسار کیا گیا کہ اس پانی کو ہم اپنے استعمال میں لے سکتے ہیں یا نہیں تو نبی اکرم ﷺ نے اجازت مرحمت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس پانی کو پینے کے لیے اور طہارت کے حصول کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔[۱۹] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سورہ مائدہ میں جس پانی کو سبب طہارت قرار دیا گیا ہے، صحابہ کرام نے اس سے وہ پانی مراد لیا جو اپنی خلقت اصلی پر برقرار ہو اور اس میں کسی بھی خارجی وصف کا اضافہ نہ ہوا ہو۔ پس جب صحابہ نے سمندری پانی کے ذائقے اور رنگت کو بدلا ہوا پایا تو انہوں نے تردد و توقف اختیار کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ سے اس مسئلہ کے متعلق استفسار کر لیا۔[۲۰]

عذر یا عدم دستیابی کے سبب پانی کی جگہ مٹی کا استعمال

شریعت مطہرہ نے پانی کا متبادل مٹی کو قرار دیا ہے لہٰذا اگر کسی علاقے یا جگہ پر پانی کی دستیابی نہ ہو تو اس جگہ پر یہ گنجائش موجود ہے کہ پانی کی جگہ مٹی استعمال کر لی جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے پاک مٹی کے ذریعے طہارت حاصل کرنے کو اس وقت تک درست قرار دیا ہے جب تک کہ پانی نہ مل جائے۔ اس ضمن میں سیدنا ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ بکریاں جمع ہوئیں تو آپ ﷺ نے حضرت ابو ذر سے فرمایا کہ انہیں جنگل میں لے جائیں۔ وہ حکم کی تعمیل میں انہیں جنگل لے گئے مگر وہاں انہیں غسل کی حاجت ہو گئی اور پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے وہ پانچ چھ دن تک بغیر غسل رہے اور اسی حالت میں نمازیں پڑھتے رہے۔ جب وہ واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ صورت حال بیان فرمائی تو آپ ﷺ نے ناراضگی کا اظہار فرما کر پانی منگوا کر انہیں غسل کروایا اور اس کے بعد فرمایا کہ پاک مٹی بھی مسلمانوں کے لیے وضو کا ایک ذریعہ ہے لہٰذا اگر ایک طویل مدت تک بھی پانی کی دستیابی نہ ہو تو بھی اس سے وضو درست ہے اور جب پانی مل جائے تو اس سے غسل کر لے۔[۲۱]

ملا علی قاریؒ نے اس حدیث مبارکہ کی تشریح بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تیمم ان صورتوں میں جائز ہو گا کہ جب پانی دستیاب نہ ہو یا دستیابی کے باوجود کم یاب ہو یا اس کے استعمال پر قدرت نہ ہو چنانچہ اگر ایک بار تیمم کر لیا جائے اور اس سے نماز پڑھ لی جائے اور اس نماز کا وقت بھی گزر جائے تو اس سے تیمم ختم نہیں ہوتا تاہم سیدنا عبد اللہؓ بن عمرؓ نے ہر نماز ادا کرنے کے لیے الگ سے تیمم کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ سیدنا ابن عباسؓ نے بھی اسی بات کی تائید کی ہے اور فرمایا ہے کہ سنت بھی یہ ہی ہے کہ ایک تیمم سے ایک فرض ادا کیا جائے تو نئے فرض کے لیے نیا تیمم کر لیا جائے کیونکہ اگر صحابی کسی بھی عمل کو سنت سے تعبیر دے دے تو اس کی یہ روایت موقوف ہونے کے باوجود مرفوع کے حکم میں ہو جاتی ہے۔[۲۲]

تیمم کے طریقے میں تیسیر

حصول طہارت میں مٹی کو شریعت نے پانی کے قائم مقام ٹھہرایا ہے لیکن کسی وجہ سے پانی میسر نہ ہو تو پھر پانی کے متبادل کے طور پر مٹی استعمال کی جاسکتی ہے تاہم اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ انسان اپنے جسم پر مٹی مل کر اپنے لباس و جسم کو گرد آلود و پراگندا کرلے۔ نبی اکرم ﷺ نے تیمم کرنے کا جو طریقہ امت کو سکھایا ہے وہ نہایت ہی آسان اور باسہولت ہے۔ اس متعلق بخاری شریف میں روایت ہے جس میں سیدنا عبد اللہ ابن عمر سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی جنبی ایک ماہ تک پانی نہ پائے تو تیمم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے؟

> "اگر کوئی شخص جنبی ہو جائے اور ایک مہینہ تک پانی نہ پائے تو کیا وہ تیمم کرکے نماز ادا کرسکتا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ عبد اللہؓ نے کہا کہ تیمم نہ کرے اگرچہ مہینہ تک پانی نہ ملے تو ان سے ابو موسیٰؓ نے کہا کہ تم سورہ مائدہ کی اس آیت کو نظر انداز کردو گے کہ "فلم تجدواماء فیتمموا صعیدا طیبا" تو عبد اللہؓ نے فرمایا کہ لوگوں کو اس بارے میں اجازت دے دی جائے گی تو انہیں جب پانی ٹھنڈا معلوم ہو گا تو بھی وہ مٹی سے تیمم کریں گے۔ سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے راوی سے کہا کہ تم نے تیمم کی اجازت صرف اس خیال سے نہ دی؟ انہوں نے کہاہاں! پھر ابو موسیٰؓ نے کہا کہ کیا تم نے عمار کا عمر بن خطاب سے یہ کہنا نہیں سنا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لیے باہر بھیجا تو راستے میں مجھے غسل کی ضرورت پڑ گئی اور مجھے پانی نہیں ملا تو میں تیمم کے لیے زمین پر جانور کی طرح لیٹ گیا پھر میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں صرف اس طرح کرلینا کافی تھا اور آپ نے اپنی ہتھیلی سے ایک ضرب زمین پر ماری پھر اسے جھاڑ دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ہاتھ کی پشت پر بائیں ہاتھ سے مسح فرمایا یا اپنے بائیں ہاتھ کی پشت سے ہاتھ سے مسح فرمایا: پھر ان سے اپنے چہرہ پر مسح کرلیا، عبد اللہ نے کہا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ عمرؓ نے عمارؓ کے قول پر بھروسہ نہیں کیا۔"[۲۳]

حضرت عمارؓ کا مٹی میں پلٹیاں لگانا اس سبب سے تھا کہ انہوں نے تیمم کو بھی غسل جنابت کا مماثل سمجھا تھا اور یہ سمجھنا اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے کہ جب انہیں پہلے سے ہی تیمم کے مشروع ہونے کا علم ہو۔ جب حضرت عمارؓ نے دیکھا کہ وضو میں مخصوص چند اعضا دھوئے جاتے ہیں تو انہوں نے وضو کے متبادل تیمم کو بھی اعضا کے ساتھ سمجھ لیا ہو گا۔[۲۴]

زخمی کے لیے حصول طہارت میں تیسیر

شریعت نے زخمیوں کے لیے بہت سی سہولیات اور آسانیاں دی ہیں اور پاکیزگی و طہارت کے حصول کے لیے تو نبی اکرم ﷺ نے زخمی لوگوں کے لیے مزید تیسیر پیدا کی ہے تاکہ اس پریشان کن حالت میں زخمی کو دشواری اور دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ جیسا کہ سیدنا جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ دوران سفر ان کے کسی ساتھی کے سر میں پتھر لگا جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ اسی دوران اس زخمی کو احتلال ہوا تو اس سے

AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL
Vol.4, No.1, March-2023
Page no: 77-88

ساتھیوں سے تیمم کرنے کے بارے میں استفسار کیا تو اسے جواب دیا کہ پانی کے حصول میں قدرت ہونے پر تیمم کی گنجائش نہیں چنانچہ ان صحابی نے غسل کر لیا اور زخم کی وجہ سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ نبی اکرم ﷺ کو جب اس متعلق خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں نے اسے ناحق مار ڈالا ہے کیونکہ اگر انہیں مسئلہ معلوم نہ تھا وہ پوچھ سکتے تھے۔ اس شخص کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ تیمم کر کے اپنے زخم پر کپڑا باندھ لیتا اور زخمی مقام پر مسح کر لیتا اور باقی بدن کو دھولیتا۔[۲۵]

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ دین اسلام نے اپنے پیروکاروں کو کس قدر سہولیات اور آسانیاں فراہم کی ہیں اور جو لوگ دین میں تکلیف، حرج اور تنگی پیدا کرتے ہیں ان کے لیے اس حدیث میں مذمت بھی موجود ہے۔ حدیث بالا کی تائید سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کی ایک اور روایت سے ہوتی ہے کہ جس شخص کو زخم لگ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرتے ہوئے زخم کے مقام پر مسح کرے اور اس کے ارد گرد جگہ کو پانی سے دھو ڈالے۔[۲۶]

ہلاکت کے خوف سے حصول طہارت میں تیسیر

اگر کسی شخص کو بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے پانی کے استعمال سے مرض لاحق یا مرض میں نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو جان بچانے کے لیے بھی شریعت نے اسے اجازت دی ہے کہ وہ پانی کے بجائے تیمم سے طہارت حاصل کر سکتا ہے۔ جیسا کہ ایک روایت کے مطابق سیدنا عمروؓ بن العاس کو سخت سردی کے زمانے میں ایک غزوہ میں احتلام ہوا اور انہوں نے تیمم کر کے لوگوں کو فجر کی نماز پڑھا دی۔ بعد میں اہل لشکر نے نبی اکرم ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے سیدنا عمروؓ سے استفسار فرمایا جس پر انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو کیونکہ اللہ تم پر بہت رحم کرنے والا ہے۔ یہ سن کر نبی پاک ﷺ مسکرا دیئے اور آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔[۲۷]

حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث مبارکہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس حدیث میں ایک تو یہ بیان موجود ہے کہ جب پانی کے استعمال سے نقصان و ہلاکت کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں تیمم کرنے کا جواز موجود ہے جب کہ اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے مبارک زمانے میں بھی ایسا ہوا کرتا تھا کہ صحابہ کرامؓ کو جن مسائل کے متعلق علم نہ ہوتا تو اس مسئلے میں اپنی رائے سے اجتہاد کر لیا کرتے تھے۔[۲۸] اس کے علاوہ اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی جنبی شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ غسل کرنے پر اس کا مرض بڑھ سکتا ہے یا کوئی مرض لاحق ہو سکتا ہے تو ایسی صورت میں اس کے لیے جائز ہے کہ وہ تیمم کر لے۔ ایسا ہی معاملہ سیدنا عمرؓ کے ساتھ پیش آیا تو انہوں نے بھی غسل کرنے کے بجائے تیمم کر لیا کیونکہ انہیں تشویش تھی کہ موسم کی سختی کے سبب سے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ جب یہ معاملہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھا تو آپ ﷺ نے انہیں کچھ نہیں کہا بلکہ ان کے فعل پر انہیں ثابت رکھا۔[۲۹]

سردی کی شدت اور تیسیر

شریعت نے اہل ایمان کو یہ بھی سہولت دی ہے کہ اگر وہ وضو کرنے کے بعد موزے پہن لیں تو دوبارہ وضو کرنے پر موزے پر مسح کر لینا ہی کافی ہے۔ مسافر کے لیے یہ رخصت تین دن اور تین راتوں پر مشتمل ہے جب کہ مقیم کے لیے بھی ایک دن تک یہ آسانی کر دی گئی ہے۔ سیدنا علیؓ سے اس متعلق استفسار کیا گیا تو آپ نے مسح کی مقدار کو متعین فرماتے ہوئے تین دن اور تین رات قرار دیا۔[۳۰]

نبی اکرم ﷺ نے ایک طرف موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دے کر سہولت پیدا فرمائی تو دوسری طرف جوتوں اور جرابوں پر مسح کرنے کی بھی اجازت دی تاکہ وہ لوگ بھی اس سے استفادہ حاصل کریں جو موزوں کے بجائے جوتے اور جرابیں پہنتے ہیں۔ سیدنا مغیرہؓ بن شعبہؓ سے روایات ملتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ جوربین اور نعلین پر مسح فرمایا تو ایک موقع پر موزوں کے ساتھ عمامے پر بھی مسح فرمایا۔[۳۱]

حلال جانوروں کے فضلے میں تیسیر

وہ لوگ جو جانور پالتے ہیں، ان کے لیے نبی اکرم ﷺ نے یہ سہولت دی ہے کہ وہ اپنی نماز کی ادائیگی مویشیوں کے باڑے میں ہی کر سکتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے خود بھی ایک مرتبہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی تاکہ اہل ایمان جان لیں کہ حلال جانوروں کا گوبر و پیشاب ناپاک نہیں ہوتا۔[۳۲] ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

"لا باس ببول ما اكله لحمه"[۳۳]

"جس کا گوشت کھایا جاتا ہے، اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔"

جوتوں کی پاکیزگی میں تیسیر

راستوں، گلیوں اور بازاروں سے گزرتے ہوئے جوتوں کو گندگی لگنے سے بچانا ایک مشکل معاملہ ہے اور اکثر اوقات جوتوں پر نجاست لگ جاتی ہے تو اس صورت میں نبی اکرم ﷺ نے جوتے پاک صاف کرنے کا نہایت آسان عمل بیان فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص جوتا پہن کر نجاست کر چلتا ہے تو اس صورت میں اس کے جوتے کو مٹی پاک کر دے گی۔[۳۴] ایک حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں کہ

"اذاجاءاحدكم الي المسجدفلينظر فان راي في نعليه قذرا او اذي فليمسحه وليصل فيهما"[۳۵]

"جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دیکھ لے۔ اگر جوتوں میں گندگی یا نجاست لگی ہو تو ان کو زمین پر رگڑ دے اس کے بعد ان کو پہن کر نماز پڑھے۔"

AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL
Vol.4, No.1, March-2023
Page no: 77-88

اس حدیث مبارکہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام نے اپنے پیروکاروں کے لیے کس قدر سہولتیں، رخصتیں اور آسانیاں دی ہیں اور دین اسلام میں مسلمانوں کے لیے کس قدر وسعت اور سہولت پائی جاتی ہیں۔

جگہ کی تطہیر کی تیسیر

اگر کوئی جانور مسجد، گھر یا عبادت گاہ میں داخل ہو کر اس میں بول براز کر دے تو ایسی صورت میں اس جگہ کو دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث کے مطابق نبی اکرم ﷺ کے دور میں علاقے کے کتے مسجد میں داخل ہو کر گندگی کر جاتے تھے مگر لوگ اس جگہ پر پانی نہیں چھڑکتے تھے۔[۳۶] اس وقت مسجد نبی کی زمین کچی ہوا کرتی تھی لہذا جانوروں کا پیشاب مسجد کی مٹی کی زمین جذب کر لیا کرتی تھی اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے اس مقام کو دھونے کا حکم نہیں فرمایا تاہم فقہا کرام نے یہ اصول بیان فرماای ہے کہ اگر نجاست جسم والی ہے تو اس صورت میں اس کو اس جگہ سے اٹھا دیا جائے گا جب کہ اگر نجاست مائع صورت میں ہے تو اس پر پانی بہا دیا جائے گا تاکہ وہ جگہ پاک ہو جائے۔ ایک مرتبہ ایک دیہاتی مسجد نبوی میں داخل ہوا اور مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہادو کیونکہ تمہیں اس لیے بھیجا گیا ہے کہ تم سختی کے بجائے معاملات میں نرمی کرو۔[۳۷]

خواتین کے لیے تیسیر

مردوں کی طرح خواتین کے طہارت حاصل کرنے کے معاملات میں بھی دین اسلام نے آسانی اور سہولت کے پہلو کو مد نظر رکھا ہے۔ اگر کوئی عورت غسل جنابت کرتے ہوئے اپنی سر کی مینڈھیاں کھولے بغیر اپنے سر میں پانی بہا لیتی ہے تو اس کے غسل کو درست سمجھا جائے گا۔ شریعت نے خواتین پر یہ لازم نہیں کیا کہ وہ جنابت کے غسل میں اپنے سر کے بال کھول کر دھوئے بلکہ اسے رخصت اور سہولت دی ہے کہ وہ اپنے سر پر پانی بہا لے یہی اس کے لیے کافی ہو گا۔[۳۸] یہ سہولت مسلمان خواتین کی دشواری اور گھریلو ذمہ داری کی وجہ سے دی گئی ہے جب کہ مردوں کے لیے حکم یہی ہے کہ وہ دوران غسل اپنے سر کے بالوں کی جڑوں کو پانی سے سیراب کریں گے۔ ایک مرتبہ سیدنا عبداللہؓ ابن عمرؓ نے فتوی دیا کہ مردوں کی طرح خواتین بھی اپنے بال کھول کر پانی کو جڑوں تک پہنچائیں تو سیدہ عائشہؓ نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ

"یاعجبا لابن عمر هذا یامر النساء اذااغتسلن ان ینقضن رؤسهن افلایامرهن ان یحلقن رؤسهن لقد کنت اغتسل انا و رسول الله صلي الله علیه وسلم من اناءواحد ولاازیدعلي ان افرغ علي راسي ثلاث افراغات"[۳۹]

"ابن عمرؓ کے لیے تعجب ہے کہ وہ عورتوں کو غسل کے وقت اپنے سروں کو کھولنے کا حکم دیتے ہیں اور ان کو سروں کے منڈانے کا ہی حکم کیوں نہیں دیتے حالانکہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے اور میں اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالنے سے زیادہ کچھ بھی نہیں کرتی تھی۔"

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

خلاصہ

اس تحقیق میں جائزہ لیا گیا ہے کہ پاکیزگی او طہارت کے حصول اور فرض عبادتوں میں نبی اکرم ﷺ نے کس قدر سہولتیں اور آسانیاں بیان فرمائی ہیں جو اللہ تعالی نے اہل ایمان کے لیے آسان کی ہیں تاکہ دور حاضر میں لوگوں میں شعور و آگاہی بیدار کر کے ان سہولیات سے فائدہ اٹھایا جاسکے اور عبادات اور روزمرہ زندگی میں ان شرعی رخصتوں اور آسانیوں کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ عام طور پر لوگ عبادات اور روزمرہ زندگی میں طہارت کے معاملے میں سختی سے کام لیتے ہیں مگر دین اسلام کی تعلیمات میں سختی کے بجائے نرمی اور رخصتیں دی گئی ہیں۔

تجاویز

۱. قرآن و حدیث میں اہل ایمان کو متعدد مقامات ہر سہولیات اور رخصتیں دی گئی ہیں تاکہ لوگ دین پر عمل کو بوجھ نہ سمجھیں لہذا ان سہولیات پر تحقیق سے مسلمانوں پر مشکلات و تنگی کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

۲. دین امور میں سہولیات و رخصت کا موضوع خاصا طویل ہے اور اس میں ہر عنوان پر جزوی تحقیق بھی کی جاسکتی ہے جیسا کہ طہارت کے علاوہ معاشرتی امور، سیاسی امور، اقتصادی امور اور حدود و تعزیر میں بھی سہولیات کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

۳. دین میں سہولیات پر مشتمل اسلامی تعلیمات کو شامل نصاب کر کے اس سے معاشرے میں امن و رواداری کا فروغ یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

حواشی و حوالہ جات

---

[1] ابراہیم مصطفی،المعجم الوسیط (استنبول: دارالدعوة،۱۹۸۹) ،ص۲/۱۰۷۸.

[2] محمدالطاهربن محمد التونسي،التحريروالتنويرالمعني السديدة وتنويرالعقل الجديد من تفسيرالكتاب المجيد،مترجم:الدارالتونسية للنشر (تيونس،١٩٨٤) ،ص۳۰/۲۸۱.

[3] محمدعبدالعزيزبن علي الشاذلي،الأدب النبوي (بيروت: دارالمعرفة،١٤٢٣) ،ص۱/۱۰۲.

[4] محمد بن محمد بن عبدالرزاق الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس (مصر: دارالهداية،سطن) ،ص۱۴/۴۵۶.

[5] القرآن الكريم،سورة البقرة،آیت۱۸۵

[6] محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب ابوجعفر الطبري،جامع البيان عن تاويل اي القرأن (بيروت: دارهجر،١٤٢٢) ،ص۲/۹۱.

[7] ابوالقاسم الحسين بن محمدراغب الاصفہانی،تفسيرالراغب الاصفہانی (كلية الأداب، جامعة طنطا،۱۹۹۹) ،ص۱/۲۸۸.

[8] محمدرشيد ابن علي رضا،تفسيرالمنار (الهيئية المصرية العامة للكتاب،۱۹۹۹) ،ص۲/۱۳۲.

[9] علامہ شبلی نعمانی،سیرت النبی ﷺ (کراچی: دارالاشاعت،۱۹۸۰) ،ص۵/۲۲.

[10] القرآن الكريم، سورة المائدہ،آیت۶.

[11] احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيبانی،مسند احمد (بيروت: مؤسسة الرسالة،١٤٢١) ،حديث ۲۵۹۷۲.

[١٢] ابومحمدمحمود بن احمد بن موسي بن احمد بن حسين الحنفي بدرالدين العيني،عمدة القاري شرح صحيح البخاري(بيروت: داراحياءالتراث العربي،سطن) ،ص١/٢٣٥.

[١٣] امام بخارى محمد بن اسماعيل،الجامع الصحيح (قاهرة: دارالشعب،١٩٨٧) ،كتاب الايمان،باب الدين يسر،حديث٣٩.

[١٤] القرآن الكريم ،سورة المدثر،آيت٥-٣.

[١٥] القرآن الكريم ،سورة المائده،آيت٦.

[١٦] محمد بن يزيد القزوينى ابن ماجه،سنن ابن ماجه (بيروت: دارالفكر،٢٠٠٦) ،كتاب الطهارة،باب مقدارالماءالذي لاينجس،حديث٥١٧.

[١٧] محمد بن عبدالرحمن مباركپورى،تحفة الاحوذى شرح جامع الترمذى(بيروت: دارالفكر،سطن) ،ص١/١٨٠.

[١٨] ماجه،سنن ابن ماجه ،كتاب الطهارة،باب مقدارالماءالذي لا ينجس،حديث٥٢١.

[١٩] ابوداؤد،سنن ابوداؤد ،كتاب الطهارة،باب الوضوءبماءالبحر،حديث٨٣.

[٢٠] ابوسليمان حمدبن محمدبن ابراهيم الخطاب البستي الخطابي،معالم السنن(شرح سنن ابي داؤد)،الاشاعت اوليٰ(حلب: المطبعة العلمية،١٩٣٢) ،ص١/٤٤-٤٣.

[٢١] ابوداؤد،سنن ابوداؤد ،كتاب الطهارة،باب الجنب بتيمم،حديث٣٣٢.

[٢٢] على بن محمد قارى،مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح (بيروت: دارالفكر،٢٠٠٢) ،ص٢/٤٨٣.

[٢٣] اسماعيل،الجامع الصحيح ،كتاب التيمم،باب التيمم ضربة،حديث٣٤٧.

[٢٤] ابن دقيق العيد،احكام الاحكام شرح عمدة الاحكام (مطبعة السنة المحمدية،سطن) ،ص١/١٤٧.

[٢٥] ابوداؤد،سنن ابوداؤد ،كتاب الطهارة،باب في المجروح يتيمم،حديث٣٣٦.

[٢٦] امام بيهقى،السنن الكبرى (ملتان: نشر السنة،١٣٣٥) ،ابواب التيمم،باب المسح علي العصائب و الجبائر،حديث١٠٧٩.

[٢٧] ابوداؤد،سنن ابوداؤد ،كتاب الطهارة،باب اذاخاًف الجنب البرويتيمم،حديث٣٣٤.

[٢٨] ابوالفضل احمد بن على بن حجر العسقلانى،فتح البارى شرح صحيح بخارى (بيروت: دارالمعرفة،١٣٧٩) ،ص١/٤٥٤.

[٢٩] حمزة محمدقاسم،منارالقاري شرح مختصر صحيح البخاري (دمشق: مكتبة دارالبيان،١٩٩٠) ،ص١/٣٦٦.

[٣٠] مسلم بن حجاج القشيرى،الجامع الصحيح (بيروت: دارالجيل،١٩٧٩) ،كتاب الطهارة،باب التوقيت في المسح علي الخفين،حديث٢٧٦.

[٣١] ابوعيسي محمدبن عيسي الترمذي،الجامع (الرياض: دارالسلام للنشروالتوزيع،٢٠٠٩) ،كتاب الطهارة،باب في المسح علي الجوربين و النعلين، حديث٩٩، باب فى المسح على العمامة،حديث١٠٠.

[٣٢] ،ابواب الصلوة، باب ماجاء في صلوة في مرابض الغنم و المطان الابل،حديث ٣٥٠ الترمذي.

[٣٣] علي بن عمر بن احمدبن مهدي دارقطني،سنن دارقطني (بيروت: مؤسسة الرسالة،٢٠٠٤) ،كتاب الطهارة،باب نجاسة والامربالتنزيرمنه والحكم في بول مايوكل لحمه،حديث٤٦٠.

[٣٤] ابوداؤد،سنن ابوداؤد ،كتاب الطهارة،باب في الاذي يصيب النعل،حديث ٣٨٥.

[٣٥] ابوداؤد ،كتاب الصلوة،باب الصلوة في نعل،حديث ٦٥٠.

[٣٦] اسماعيل،الجامع الصحيح ،كتاب الوضوء،باب الماءالذي يغسل به شهرالانسان،حديث١٧٤.

[٣٧] اسماعيل ،كتاب الوضوء،باب حب الماء على البول فى المسجد،حديث٢٢٠.

[٣٨] القشيرى،الجامع الصحيح ،كتاب الحيض،باب حكم ضغائرالمغتسلة،حديث٣٣٠.

[٣٩] القشيرى ،كتاب الحيض، باب حكم ضغائرالمغتسلة،حديث٣٣١.

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X